اجا چو نیرست از بس روشن | زد گشت دلیل خاطر بن ہر تن | امجی نوشت ہیر این سال جدید | منشور محمدی ست آباد جہان ۱۳۱۰ھ

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورد انجیل بہ تجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۵ ویں رجب المرجب سنہ ۱۳۱۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشر دا بمضامین تر و مند مذہبی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

استوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہی | وہ غارسن باغ کن فکان ہی
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام | تاریخ کہی کہ عیش انجام

اے صلی علے رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | ارایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظرون سے گری جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفی ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی تعلب زار دانشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہی افسر صحایف
عمدہ جنرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سالی دو مرور روز و شب الہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی لکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنی فی پرچہ ۱/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۱۰/ پرچون کو ۱/ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول بھیجدینے سے ۱۰/ پرچے اُن کے نام پر روانہ کئے جاوین گے - فقط +

غزل امین کانپوری

جو وقت نزع میری منہ سے نام مصطفےٰ نکلے
بدن سے بروح بھی کہتی ہوی صل علیٰ نکلے
یقین ہے بتکدہ مین نعت احمد گر پڑہون جاکر
تو بت کلمہ پڑہین ناقوس سے نام خدا نکلے
خیا بخش اسقدر ہی خاک کوئی احمدائے عیسیٰؑ
لگالو چشم سوزن مین تو وہ اوسکی دوا نکلے
جمال پاک حضرت دیکھکر آدم یہہ کہہ اوٹھے
جنہین خاکی سمجھتے تھے وہ نور کبریا نکلے
تمنا حضرت موسیٰ کو تھی امت کے ہونے کی
ہوا ثابت یہان سے آپ فخر انبیا نکلے
نظر یوسفؑ پہ کرکے دیکھا جب حضرت کو گردون نے
تو وہ بدر الدجیٰ نکلے یہہ اک شمس الضحیٰ نکلے
تمنا ہی امین اپنی یہی تا زندگی حق سے
کہ وقت مرگ میرے منہ سے کلمہ آپ کا نکلے

مراسلہ

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب دام مجدہ

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب عالی آپکو اور آپکے اخبار کے ناظرین باتمکین کو ایک خوشخبری سناتا ہون ہمارے شہر بمبئی مین جناب مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد صدیق صاحب شریف مدرس اول مدرسۂ زکریا کی خدمت مین ایک لڑکا نوجوان ۱۶ برس کی عمر کا حاضر ہوکے ایک خط احمد آباد کی شریعت پناہ کی دستخط کا جناب موصوف کو دیا مضمون خط سے معلوم ہوا کہ لڑکا مذکور لمبڈی دودوا کا باشندہ ہی قوم راجپوت ہے اسکا باپ وہان کے باوگانون کا جاگیردار ہی وہان بھی زندہ ہی اور دو بھائی ہین ایک انمین کا پالنپور ریلوے کا اسٹیشن ماسٹر ہے اور دوسرا راجکوٹ کے ہای کورٹ مین وکیل ہے اس نوجوان کو ہادیٔ مطلق نے جو ہدایت نصیب کی تو اپنے والدین کی ناز و نعمت کی پرورش اور مہر پدری و مادری و برادر و خویش و اقارب و حب الوطنی ان سب کو ترک کرکے راہ حق کو ڈہونڈتا ہوا شہر احمد آباد مین وارد ہوا اور وہان کے جامع مسجد کے خطیب صاحب سے اسلام مین داخل ہونیکا شوق ظاہر کیا خطیب صاحب نے اسکو کلمہ شریف تلقین کرا کے امت محمدی صلعم مین شامل کیا اور ختنہ بھی اسکے کرائے مگر اوسکی پرلے کی عقل نے وہان کا رہنا مناسب نجانا اور اسکو اس بات کا خوف ہوا کہ کہین والدین کے مہر کی گندہ بو میرے دماغ مین سرایت کرکے جنت کے حور و قصور و شفاعت رسول مقبول صلعم و دیدار خدای عزوجل سے محروم رکھکے دوزخ کے عذاب شدید مین گرفتار نکرے یہہ خیال دلمین لاکے وطن سے دوری اختیار کرکے یہان بمبئی مین وارد ہوا گجراتی مین بہت ہوشیار ہی انگریزی

بھی کچھ جانتا ہے وہ اپنی معیشت کا اسباب اچھی طرح
پیدا کر سکتا ہے مگر اوسکا ارادہ تو دو چار مہینے تک احکام
الہی سیکھنے کا ہے جب دین اسلام کے احکام سے ماہر
ہوے تو پھر معاش کی تردد کرے علم دین حاصل کرنے کی
مدت تک اوسکے خورد و نوش کی تجویز مجلس تائید نو مسلمان
کے ذمہ پر ہے اس مجلس کا حال و منشا فرصت کے وقت
تفصیلوار رقم کرکے آپ کی خدمت مین روانہ کرونگا
مجھے امید ہی کہ آپ بپاس دین اسلام اسکو درج اخبار
کرکے کافہ اہل اسلام کو اس سے مطلع کرینگے زیادہ چہ
عرضی مورخہ ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۰ ہجریہ مقدسہ

نیاز مند - محمد اسماعیل مصطولی

بقیہ مضمون مباحثہ مولوی صاحب و کرستان صاحب

ترک ملانے کو پرچہ مطبوعہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۰ھ دیکھیے
(راوی) حضرت مولانا! کیا عرض کرون کہ وہ ہفتہ
کس کس انتظار مین قطع ہوا - بارے جمعہ کا روز آیا
بندہ بھی پانچ بجے سہ پہر کو مقام مذکور پر پہونچا دیکھا
تو مرزا محمد بیگ وعظ اسلامی مین مصروف ہین مگر
مسیحی چبوترے پر صرف دو چار کرستان صاحبان بیٹھی
ہوے ہنسی و قہقہ لگا رہے ہین اور ایک گو بندہ
سڑک پر سامہنے کھڑا ہے - حیران ہوا کہ الہی ماجرا
کیا ہے وہ حضرت بظاہر مسلمان بباطن کرستان
ابتک تشریف نہین لائے دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہی
اگر اسوقت مین انھون نے سوہنہ پھیرا تو ہر طرف سے
ہم لوگ نکو بینگے ۵ چو از قومے یکی بیدانشی کرد

کا معاملہ ہوگا - پیچھے پھر کر دیکھتا ہون تو مولوی صاحب
بھی سو چند احباب و شاگردون کے کھڑے ہین -

بندہ - مولوی صاحب! بندگی -

مولوی صاحب السلام وعلیکم جناب - فرمائیے
حضرت ابھی تک تو وکالے پادری صاحب تشریف نہین
لائے - مین بھی اونہین کے آسرے سے کھڑا ہوا ہون -
کہین دغا تو نہ دینگے خدا خیر کرے - ماجرا بہتر نظر نہین
آتا کیونکہ اور روزون کے بہ نسبت آج تاخیر ہوی -

ب نہین حضرت یقین تو ہے کہ ضرور آوینگے یا شاید
کوئی ایسی ہی وجہ واقع ہوجاے تو دوسری بات ہی -

ہ کیون جناب! آپ تو قوم ہنود سے معلوم ہوتے ہین

ب نہین جناب! کس علامت سے جانا میرا تو یہہ مذہب ہے
کہ (نہ ہندوم نہ مسلمان مرا کافر نخوانند - ندانم اینکہ
سرانجام ماچہ خواہد بود) تحقیق البتہ کرتا ہون -

ہ - صحیح - مگر یہہ سن و عمر ابھی تحقیق کی نہین ہے البتہ تحصیل
کی ہے - آخر یہہ تو بتلائیے کہ ظاہرا اسباب کس مذہب کے
پیرو ہین -

ب جناب کیا عرض کرون گو مذہب پولوسوی رکھتا
ہون مگر ..... خیر جانے دیجیے -

ہ ہان ہان بہتر جو شکوکات آپکو واقع ہوے ہون اونہین
آپ پادریصاحب سے استفسار فرمائیے وہ آپکے ضرور
خاطر جمع کر دینگے -

ب جی ہان تب تو خیر صلاح ہے پادریصاحب تو ایسے
کے خواستگار ہین کہ - من ترا حاجی بگویم تو تو مرا حاجی بگو -

اور باقی .....

م اچھا اگر تحقیق حق منظور ہے تو منصفی راستی کو مت ترک کیجئے اور گاہ گاہ شریک مناظرہ ہوا کیجئے۔ اگر آپ منصف ہونگے آپ ہی حق اختیار کیجئے گا۔ انہین غور فرمائیے ہفتہ گذشتہ مین پادری صاحب سے عالم الغیبی خدا کے بارے مین گفتگو ہوی تھی چنانچہ اب کے ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ جواب دونگا۔ ایسے گفتگو مین انصاف کیجئے گا۔ غرضکہ تحقیق کی (بشرطیکہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیوے) صورت ہے۔ نہین تو جانبین کے مناظرہ کے کتابین دیکھئے اوس سے من وعن منکشف ہوجاویگی اور اگر آپکو کتابین نہ مل سکین تو آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لاوین مین آپ کو کتابین دیسکتا ہون۔

ب جہان صحیح!! مگر اسقدر کہا ہی تھا کہ سامنے سے پادری صاحب کی گاڑی نمودار ہوی اور یہان سامنے سڑک پر جو گوینده کرستان صاحبون کا کہڑا تھا اوس نے کہا کہ وہ صاحب آتے ہین جلدی کھڑے ہو۔ کہ ایک صاحب جھٹ پٹ جو ترے پر نخل کھڑے ہوے اور شتر شتر جلدی سے ورق کہولکر ایک مقام لگے چرہنے اور وہ نخل کر اپنے دستور پر زیتون کے پہاڑ کیطرف چلا۔ اور اوسکی شاگرد اوس کے پیچھے ہوے۔ اور اوس جگہہ پہونچکے اوسنے اون سے کہا دعا مانگو کہ ازمایش مین نہ پڑو۔ اور اوس نے اون سے تر کے ایک مٹی پر ترکے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگے اور کہا کہ ای باپ اگر تو چاہئے تو یہہ پیالہ مجہہ سے دور کر لیکن میری مرضی نہین بلکہ تیری مرضی کے موافق ہو) اے لیجئے ولایتی پادری اور کالے پادری صاحبان بھی آپہونچے اور کہٹ سے داخل کتب خانہ ــــ

اب مولوی صاحب اس امید مین ہین کہ کالے پادری صاحب تشریف لائین تو مین البتہ اظہار مطلب کرون۔ ہاے یکے بعد دیگرے کالے پادری صاحب بھی جو ترے پر تشریف لائے اور جون ہین کہا تھا کہ (ای عزیزو یہہ دینا)، کہ مولوی صاحب نے کہا دو پادری صاحب تسلیم۔ امزاج مبارک! رہی بخیریت۔ میرے سوال کا جواب تو آپ ضرور لکہوا لائے ہونگے"؟

کالے پادری صاحب بندگی جناب! کیا کہا کیا دو لکہا لائے ہونگے"، چہ خوش۔ اپکا جواب اور لکہوانا۔ لیجئے لیجئے! آپکے جواب تو چند جملے تھے۔ اور یہان ذرا کوئی ہے۔ وہ میز پر جو پینے کا غذ ہین رکہے ہین اوٹھا تو لانا ایک کرستان (لایا لایا۔ لیجئے ہان یہی ہے۔ سنئے جناب مینے آپکے سوال کا جواب بہت آسان طور پر تحریر کیا ہے۔ آپ اسے غور کر کے سنین۔ اچھا سب لوگ خاموش! چپ! چپ! غل مت کرو دین کی بات سنو! ہان صاحب سنئے۔ (ہمارے پاس جمعہ گذشتہ کو ایک مولوی صاحب آئے۔ اور اونھون نے توریت مقدس مین عالم الغیبی خدا پر بسبب لفظ (پچہتانے) کے جو کلام الہی مین وارد ہے اعتراض کیا واے برین عقل۔

م کیون جناب یہہ ابہین سے واے برین عقل کیسا۔ ای صاحب جب آپ جواب دیچکے ہوتے اور سوا آدمی اوسکو قبول کرتے اور مین اکیلا نہ مانتا تو وای برین عقل جایز تھا یہہ تو "واب ندیدہ و موزہ از پا کشیدہ" کا عمل آپ کر رہے ہین۔ قربان۔

ک جناب آگے تو سنئے یا بیچ ہی مین بات کاٹدیا

م بہت خوب فرمائیے فرمائیے سن رہا ہون -

س خیر اوی برین متفق - اب ہم اون سے یہہ پوچھتے ہین کہ کیا شیخ سعدی نے گلستان مین یہہ نہین کہا ہی کہ

ع کرم بین ولطفِ خداوندگار + گنہ بندہ کردست

اوشرمسار (بھلا جناب یہہ شرمسار کے کیا معنے)

بس لیجئے آپکا جواب کامل ہوگیا یون ہٹ دہرمی سے

کہئے ہم نہین مانتے تو اوسکی بات دوسری ہے - چلئے بس ہوچکا

م ای سبحان اللہ مانتا ہون آپکو - واللہ آپکے ہاتھ

قدم لیجئے اور تو کیا عرض کرون - ذرا کچھ سنے بھی جائے

بس اپنی ہی کہکر چلتے ہوئے -

ک نہین نہین ہم کچھ نہین سنتے ہمنے جو ہمارا

فرض تھا وہ ادا کردیا - لو ایمان کوئی ہے - ان

جوابون کو جا بجا دیوارون مین چسپان کردو -

م جناب پادری صاحب میرا جواب کامل نہین ہوا مین

اس آپکے جواب کا جواب دینے مستعد ہون - اب

سنلیجئے تو جائے -

ک بہت خوب بولئے -

م سنئے ! آپ جواب بھی لائے تو کس کے کلام کا کہ

شیخ سعدی کے کلام کا - اول تو آپ یہہ فرماوین

کہ کیا شیخ سعدی کا کلام توریت کلام الہی کے برابر ہے

اگر آپ قبول فرماوین کہ ہان برابر ہے تو فہو المراد پھر

دوسرے شاخ نکلینگے - اور اگر کہین کہ نہین تو مین یہہ

کہتا ہون کہ بندے کے کلام کو کلام الہی سے کیا نسبت

س چہ نسبت خاک را با عالم پاک) کچھ یہہ ہاے

مذہب مین داخل نہین اسپہ ہمارا عقیدہ نہین - اور ہاں

کلام پر تو آپکا اعتقاد ہے اور اوسکو آپ کلام الہی مانتے

ہین - ہان اگر اسکا کوئی جواب قرآن شریف سے نکالکر

سمجھئے تو ہم تسلیم کرتے ہین - عدہ جناب انصاف فرمائیے کہ

آپنے جواب کامل میرا نہین دیا - اور اب بندہ وعدہ پختہ

نہانی نہین مانیگا - کیونکہ کمیشنر کو مین الہ آباد جاؤنگا -

پادری صاحب عنایتاً جواب دیکر جائیے ورنہ پھر مین

کہان اور آپ کہان -

ک اچھا اچھا ہم آپکا جواب دیتے ہین بہت خوب

ہمارا جواب غلط ہی صحیح - مگر ذرا آپ غور فرماوین - آپکے

نماز مغرب کا وقت آگیا اور مجھکو بھی یہان آئے ہوئے

عرصہ ہوا ہے -

م صحیح ! اگر مجھکو مغرب کا بڑا وقت پڑا ہے آپ جواب دیجئے

راوی بس ایحضرت مولویصاحب کا اسقدر فرمانا تھا

اور ولایتی پادری صاحب بالفاظ ذیل چیخ اٹھا کیا گھر جی

گھر جی تم کہتا ہے کہ جواب دو ! جواب دو ! جواب دو

ہم دیکھتا ہے کہ اتنے سب آدمیون مین کوئی شخص اس آدمی

سے بڑھکر خراب و بدذات نہین ہے کہ جسے مشی صاحب کے

سنگ کئے ہوے ہی کہ جواب دو ! جواب دو ! جواب دو !

جواب دو - ! جاؤ یہان تمہارا جواب نہین ہے -

م اپنے احباب وغیرہ سے - استغفر اللہ استغفر اللہ

مین کیا جانتا تھا کہ پادریون کا بھی ایسا مزاج ہوتا ہی -

اس غصہ سے تو ہمکو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انکے پاس ہرگز

جواب نہین ہے جانے دو میان درگذرے فی الحقیقت

مرزا محمد بیگ بڑے ہشیار آدمی ہین جو ایسون کے مونہہ نہین لگتے

راوی جناب ایڈیٹر صاحب - یہہ کیفیت دیکھکر ایسی ندامت حاصل ہوی کہ کیا عرض کرون - صاف ظاہر ہوگیا کہ حکم انجیل (اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا پھیر دو) کا برتاؤ پورے طور پر یہی حضرات کرتے ہین سچے عیسائی آپ ہی لوگ ہین - کیون بھوسہ وزیر چنین شہریار چنان - جہان چون نگیرد وفاداری چنان -

اول تو دین مسیحی جیسا ہی اوسکے پیرون ہی اکثر مقام پر مداح ہین - جیساکہ پرچہ شوکت الاسلام مورخہ ۲۳ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ مین مینے دیکھا ہی کہ بحوالہ اخبار تائمز اوسنے ایک مضمون جسکی سرخی (عیسائی مذہب کی ترقی مشرق مین برائے نام ہے) قلمی درج کیا تھا - جسکا ایک جملہ یہہ بھی تہا کہ (وہ کہتا ہے یعنے تائمز کہ بیشک عیسائی لوگون کی چال وچلن وعادات واطوار ایسے کریہہ ومکروہ ہین اور اسی مذہب کے معینون نے ایسے اندیا وہند مچارکہی ہے کہ مین حیران ہوتا ہون یہہ مذہب مشرقی ملکون مین کیون کر پھیلا جاتا ہی) **دوم** اوسمین ایسے ایسے حضرات پواور کیون نہ نیک ترقی ہو - جناب ایڈیٹر صاحب! مین اکثر دیکھتا ہون کہ مقام سگرہ واقع بنارس مین جو گرجا گھر ہے اور اوسکے قریب ایک جرا بنگلہ ہے - اوسمین کرسچنون جہنڈ کے جہنڈ اور بھیڑ کے بھیڑ بھرے رہتے ہین - صبح یا سہ پہر کو یا سیر کی طرف ہوا کہانے کو نکلتے ہین آگے آگے ایک ہندو لیندی ہوا جاتی ہے اور پیچھے وہ خود مگر واہ واہ کیا نورانی چہرہ ہوتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس انہین لوگون کے واسطے مجسم ہوا ہے توبہ توبہ - کیا عرض کرون اوس خول کے خول اور جہنگ جہنڈ مین ایک شریف کی صورت تو نظر ہی نہین آتی

بجز ..... وغیرہ کے -

جناب من بندہ یون مذہب بیگانہ ہی - مگر اب تو اوراس مذہب کے طرف سے بے بنیاد ہوگیا - باسباب ظاہر عیسائی ہون اور اگر ایسا نکرون تو جھوٹے پادری صاحب کون کہیگا - یا ..... چہرے دار کہان سے نصیب ہونگے - مولانا دنیا عجب بری بلا ہے - پہلے آدمی گھر مین چراغ روشن کر لیتا ہے تب مسجد ومندر مین - العاقل تکفیہ الاشارہ - زیادہ زبان درازی سے اپنی روزی مین بتہ لگانا ہے - باقی کل امر مرہون بادقاتہ آیندہ دیکھا جائیگا - فقط

راقم وی مذہب عیسائی - از لندن مشن اسکول بنارس - بقلم - م ع - بنارسی - ۲۸ اپریل سنہ ۸۳ مسیحی -

خط

جناب مہتمم صاحب سلامت - مترجم ازالۃ الاوہام صفحہ ۱۶ مین تحریر فرماتے ہین "کہ ازالۃ الاوہام مین شہتیر کا لفظ لکھا ہی اور انجیل مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۱ء مین بھی شہتیر ہی لکھا ہے پس نہ معلوم کہ پادری مہتیر صاحب مجموعہ بیبل مطبوعہ مرزاپور مین لفظ کانڑی کہان سے نکالا ہی اور کانڑی کس ملک کی زبان ہے الخ"

جناب من واقعی بیبل مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۱ء مین بادری مہتیر صاحب نے لفظ کانڑی درج کیا ہے اور وہی بائبل اردو مین جو بخط انگریزی مطبوعہ مرزاپور سنہ ۱۸۷۱ء تختی خورد پر ہے اس مین بھی لفظ کانڑی مرقوم ہی حسب استدعا صاحب مولف مین عرض کرتا ہون کہ اصل لفظ یونانی تو ..... جسکے معنے زبان انگریزی مین بیم ہی اور بیم کے معنے اپنی زبان مین شہتیر کے ہین

اور بائیبل انگریزی مین لفظ بیم لکھا ہے جسکے معنے
شہتیر کے ہین اور ڈاکٹر کاسٹ نے لفظ بیم کے اوپر
ڈاکٹر واسطے تاکید معنے شہتیر رقم کیا ہے تاکہ بیم کے
معنے خاص شہتیر کے سمجھے جاوین کیونکہ بیم کے اور بہت سے
معنے ہین اور ڈاکٹر کے خاص معنے اس موٹی لکڑی کے ہین
جو بروقت تعمیر مکان چھت مین لگائے جاتی ہے اور ڈاکٹر
ولبشر صاحب نے اپنی کتاب لغت مین اول تو بیم بمعنی شہتیر
دوم بیم بمعنی جولاہون کی چھوٹی سی کشتی نما سیاہ رنگ
کی چوبین پاسینگ کی بنی ہوی نہایت چکنی جسکے اندر
بانکا سوت باریکسا سیخ آہنی مین لپٹیا رہتا ہے اور بر
وقت بننے کپڑے کے داہنے ہاتھ سے بائین طرف اور
بائین ہاتھ سے داہنے طرف درمیان سوت تانے کے دوڑتے
ہین سوم بیم بمعنی ترازو کی ڈنڈی ہے چہارم بمعنی
شعاع یعنے کرن آفتاب پنجم ایک آنکھ کے اشارہ کو
کہتے ہین اسیطرح سے گیارہ معنے تو تحریر ہین اور
اصطلاحی معنے بہت سے ہین مگر سب سے زیادہ استعمال
لفظ بیم کا واسطے شہتیر کے ہے اور کتاب لغت مین بیم
بمعنی شہتیر سب سے اول تحریر ہے یعنے سرفہرست اور
مستی کا بھی منشا شہتیر سے یہی ہے کیونکہ اوسکے ضد مین
لفظ تنکا ہے تنکے کے بعد شہتیر احسن ہے - کاڑی زبان
بہرتی مین اونی قسم کی لکڑی کو کہتے ہین گو وہ کسی طرح
کی ہو خواہ جلانیکی ہو یا چوب دستی اور دانت مین خلال کرنے
کی لکڑی کو کاڑی کہتے ہین مگر شہتیر کو کاڑی نہین
کہتے بلکہ اوسکو میال کہتے ہین اور صحیح لفظ کاڑی ہے
نہ کاڑی - بہرتی زبان مین کاڑی ہرگز نہین کہتے

بھکو یاد آتا ہے کہ یقینا ہندوستان کی عام بازاری
زبان مین لفظ کاڑی اوسی جولاہیکی چھوٹی کشتی نما کو
کہتے ہین جسکا ذکر اوپر کے تشریح نمبر ۱۷ مین ہو چکا ہے
اور غالبا پادری صاحب کا بھی یہی منشا ہوگا - امید ہے
کہ آپ اور جناب مولف صاحب میری تحریر پر خوب تہقیق کر
لینگے اور ترجمہ نویسی پادری صاحب کی داد دینگے
جو پادری صاحب نے اوس کشتی جولاہیکو جولاہی کا شہتیر
تحریر فرمایا ہے دیکھو ایک سموئیل باب (۱۷) آیت (۷)
مجموعہ بیبل مطبوعہ مرزا پور ۱۸۷۶ء - یقین ہے کہ مترجم صاحب
ازالۃ الاوہام کو میرے اس تحریر سے اطمینان ہو جاوے
کتبہ مرزا مغل بیگ از بہندارہ - ۳۰ مارچ ۱۸۸۳ء -

بقیہ

کمتی فوج مین کون کون اور کس قسم کے ہندوستانی عیسائی داخل ہون (تتمہ منشور محمدی)

ناظرین اخبار منشور محمدی علی الخصوص ہمارے عیسائی
بھائی ہمارے چند روزہ خاموشی سے غالبا یہہ سمجھتے ہونگے
کہ اب ہندوستانی عیسائیون مین شاید کمتی فوج مین
بھرتی ہونیکے لایق آدمی نہین رہے ورنہ کیا وجہ ہے
کہ منشور محمدی مین اون لیشق اور روح القدس یافتہ لوگون
کا ذکر خیر جسکو تمغہ لیاقت یا سارٹیفکٹ دینداری
کہین تو زیبا ہے درج نہو -
نہین صاحبو! یہہ بات نہین ہے ابھی ہندوستان
مین بہت سی مشہور مقدس مسیحی بھائی موجود ہین جنکی لئی
ہمکو میجر کر صاحب بہادر کی خدمت مین عرض کرنا باقی ہے
خاموشی اور اس سلسلہ کے ملتوی رکھنے کی وجہ یہہ تھی

کرسالویشن آرمی کے گورو گنہتال میجر صاحب موصوف
اندنون بمبئی مین خلیخانہ کی ہوا کھا رہے تھے پھر بہلا سفارش
اون بھائیون کی جنکے پیشون - بلکہ معدہ اور انتڑیون
مین بھی روح القدس ہردم بھری رہتی ہے (واہ
روح القدس نہ تھہرے فضلہ ٹہرا) کیسکے روبرو کرتے -
اور عہدہ کی منظوری کون کرتا - اب چونکہ میجر صاحب بہادر
بعد انقضاے میعاد جیل خانہ سے باہر تشریف شریف کا بیچہ
لائے ہین لہذا ہم پھر اپنے دیندار مسیحی بھائیون کو
جن سے ہمارا تعرف ہی اور جنکی دینداری (برعکس نہ ہی)
کا ثبوت نہ صرف دیناوی لوگون کے دفتر دل پر منقوش
ہے بلکہ معلم الملکوت مسترعزازیل علیہ اللعن کے بارگاہ سے
بھی اونکو خوشنودی مزاج کی سند مل چکی ہے موا سناد
کارکردگی میجر صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کرتے
ہین - اور اپنے طرف سے ہم اتنا اور لکھدیتے ہین کہ یہہ
ہمارے دیندار عیسائی بھائی اون کامون سے بھی بڑہکر جنکا
ذکر ہم اون کے نامون کے ساتھ کرینگے آیندہ نہ کرین تو ہمارا
ذمہ ہے -

میجر صاحب موصوف کو ہماری پیارے مولانا مولوی مرزا
محمد صاحب سلمہ اللہ تعالی جالندہری کا بھی دل وجان سے
شکریہ ادا کرنا واجب ہے جنہون نے اکثر پنجاب کے دیندار
روح القدس یافتہ مسیحون کا پتہ میجر صاحب کو بتلایا -
اگر میجر صاحب لاکہہ روپیہ خرچ کرتے تو بھی مسٹر امام الدین
شہباز (جو مدرسہ مین لونڈون سے مشت زنی) (جلق)
کھواتے ہوے پکڑے گئے تھے (استغفر اللہ) اور رکن الدین
بن عماد الدین (جنکا پادری کلارک صاحب کی گہری چہیتے

مین عدالت نے تیل نکالدیا تھا) پادری پانی پتی
وغیرہ وغیرہ کے سوانح عمری کب اور کیونکر معلوم ہوتے
واقعی مرزا صاحب ممدوح نے پاک کلیسیاے ہند کے حالات زندگی
جمع کرنے مین وہ کوشش اور محنت کی ہے کہ لوکا حواری
اور پولوس وغیرہ نے بھی اول اور دویم صدی عیسوی مین نہین
کی تھی لوکا نے تو سن سنا کر حالات جمع کئے تھے مرزا صاحب نے
جو کچھہ لکھا ہی بچشم خود دید لکھا ہی - پس ایمان کی بات تو یہہ
ہے کہ مرزا صاحب اونہوین صدی کے سچے حواری کہلانیکے
مستحق ہین - اونکے پیچھے پیچھے اگر بندہ کا نام بھی میجر صاحب
لکھہ لین تو عین نوازش ہے - کیونکہ ہماری یہہ تحریرین
ایک صدی بعد مسیحی بھائیون اور پاک کلیساؤن کو
اسقدر مدد دینگے جیسے کہ آج مقدس پاؤل اور لوتھر
وغیرہ کی تحقیقات امداد پہنچا رہی ہے - چنانچہ آیندہ آنے
والے نسلین خود انصاف کرلینگے -

ایک اور کے تذکرہ شروع کرنے سے پیشتر ہمکو میجر صاحب سے
اور شکایت ہی وہ یہہ کہ میجر صاحب کی تلون مزاجی نے
سچ پوچھو تو مکتی فوج کی ساری قلعی کھول دی پیشتر
اس سے کئی مرتبہ پولیس کمشنر بمبئی نے حضرت کو مسلمانون
کی آبادی مین گیت گاتے اور ڈہول بجاتے ہوے گذرنے
سے منع کیا مگر میجر موصوف نے ایک نہ سنی بلکہ جب قید
ہوی اوسروز عدالت کے روبرو کھڑے ہو کر خالی کارتوس
اس زور وشور سے اوڑایا کہ دیکھنے والے دنگ ہین +
اور بھی آواز آئی کہ مین قید کیا مرجاؤن تو بھی اپنے وعظ
سے باز نہ رہونگا لیکن ایک ہی مہینہ کی قید نے سارا غصہ
اور تلون اور بہادری خاک مین ملادی چنانچہ میجر صاحب

جیل سے باہر آئے تو برخلاف اپنے سابق ارادون کے
منے کے بغیر ذہبول اور فل غبازہ کے سیدہی گھر کو چلے
گئے پھر اوسی ہفتہ مین مشر کو پر صاحب میجسٹریٹ کے
روبرو جبکہ مکتی فوج کے گیارا بہادرون کو پولیس نے
پکڑ کر پیش کیا تو میجر صاحب نے بلا حجت یہہ اقرار نامہ
لکھکر رہائی پائی کہ ہم کبھی مسلمانون کے محلون مین سے دہوم
دہڑکے کے ساتھ نہ گذرینگے اور نہ پولیس کے حکم کو تسلیم
کرنے مین حیلہ و تکرار کرینگے - اِن باتون سے ناظرین
نتیجہ نکال سکتے ہین کہ آخرالامر سالویشن آرمی کو ہمارے
سرکار کی پولیس نے شکست دی اگر میجر صاحب پہلے سے
سرکار کا حکم مان لیتے تو جرمانہ اور قید کی سزا کیون
پاتے - سچ تو یہہ ہے کہ میجر صاحب مذکور نے بدعت
پھیلانے مین اور اپنی بدعت کی اشاعت کے لئے ضد
کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اگر سرکار
انکے ذہکو نسلے کو مذہبی امر خیال کرکے خاموش ہو رہتے
تو بڑی آفت آتی میجر صاحب بہادر وہ وہ بہروپ بدلتے
کہ الٰہی تیری پناہ اور ضرور کسی نہ کسی موقع پر کشت وخون
کا باعث ٹھہرتے مگر شکر ہے کہ ہمارے عادل سرکار نے
میجر صاحب کے مکرون کا کچھہ بھی خیال نہین کیا - ہائی کورٹ
اور محکمہ عالیہ گورنری تک نے میجسٹریٹ کے حکم کو بحال رکھا
تبھی تو میجر صاحب کے چولیہ دہیلی ہوگئی ہار کر میجسٹریٹ کے
روبرو احکامات پولیس کے تسلیم کرنیکی شرطین لکھہ ہی دین
اگر میجر صاحب پہلے ہی دن ایسا کرتے تو کیا بہادری مین فرق
آتا تھا - سچ ہی ہے ؎ چراکاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
خیر صاحب اب ہم میجر صاحب کو زیادہ شرمندہ بنانا نہین
چاہتے - اب وہ ہماری سفارش قبول فرماکر مندرجذیل
دیندار بھائی کو مکتی فوج مین پی سا جنٹ کا عہدہ عطا
فرماوین کیونکہ یہہ حضرت وقت پڑنے کے سکون سے چاندی
کا کام لے سکتے ہین - چنانچہ سنیے -

حسن علی

یہہ شخص خاص الور کا باشندہ قوم شیعہ مذہب کا پابند تھا
اسکے بزرگ اکثر مہاراجہ صاحب بہادر الور کے سرکار مین نوکری
کرتے آئے ہین حسن علی صاحب نے کچھہ انگریزی اور دو چار کتابین
فارسی اردو کے بھی پڑہی تھین ابتداہی مین شراب اور کباب
اور خوبرو معشوق ان تینون چیزون کا بہت کچھہ آپ کو
ذوق وشوق تھا آپ جانتے ہین کہ تینون چیزین بدون
زر میسر نہین ہوسکتین - حضرت کے پاس زر کہان پھر تو زر
نیست عشق نہنین نہنین والا حساب ہوا - اسکے علاوہ
مذہب اسلام مین چاہے وہ شیعہ ہی ہو ان امور کے مرتکب
کو واجب القتل لکھا ہی - پس منشی حسن علی کو کئی دنون تک
پس وپیش رہی کہ کیا کیجے آخر سوچتے سوچتے یہی تدبیر
سوچی کہ روح القدس سے بیعت ہونے مین جو آزادی ہے
وہ کسی مذہب مین حاصل نہین - الغرض جہٹ پٹ منشی
صاحب اجمیر مین پہونچے اور پادری صاحب کے روبرو اپنے
آپ کو دین حق کا متلاشی ظاہر کیا - ظاہر ہے کہ ہتھوڑا بہت
لگا پڑہ جانتا ہو خصوصاً اہل اسلام اوسپر تو پادری صاحبان
اسطرح سے گرتے ہین جیسے کہ مگ پر گدہ نازل ہوتا ہو
پادری صاحب نے منشی حسن علی کو اصطباغ (بپتسما) دیا
اور چند روز تک انجیل پڑہا کر واعظ مقرر کیا تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ کردی چہاؤنی نصیرآباد مین آپ منادی

انجیل مقرر ہوے - صبح و شام دو دو گلاس شراب کے اور اکثر صدر بازار مین وہ دھوم دھام کی منادی کرتے اور غل مچاتے تھے کہ پادری صاحب مارے خوشی کے جامہ مین نہین سماتے تھے چنانچہ خوش ہوکر اپنے ہی کوٹھی کا ایک کمرہ اور اپنا ہی پلنگ اور بستر منشی صاحب کو پادری صاحب نے دیا۔ اب سنیئے کہ روز شراب کا پینا غذائے الطیف کا کھانا بہلا شہوت کو کیون کر جنبش نہو جہت منشی صاحب سانولی نامی ایک رنڈی سے انکھہ لڑا بیٹھی - صبح و شام تو بازار مین اقوام غیر کے روبرو منادی ہوتی تھی اور شبکو پادری صاحب کے بنگلہ مین عین اونھین کے پلنگ پر مثلث زاویہ کے شکل کھینچکر مسئلہ تثلیث حل کیا جاتا تھا کئے روز خوب بنی ایک دن بی سانولی بنگلہ سے نکل کر اپنے گھر کو جانے لگی تو چوکیدار نے دیکھہ لیا اور پکڑ کر کہا کہ پادری صاحب کے روبرو چلو - منشی جی دورے آئے چوکیدار کے قدمون پر سر رکھدیا اور ساڑھے تین روپیہ (کلان) جیب پارہ کا ملمعہ تھا چوکیدار کو دی کہ بہلے سات روپیہ اور ہمارا قصور معاف کردے اوس گنوار نے سات روپیہ کے لالچ مین اگر سانولی کو چھوڑ دیا مگر صبح کو جو دیکھا تو وہ سات روپیہ آوہ آنہ تھے - چوکیدار جل گیا اور تاک مین رہا اس عرصہ مین منشی جی کو آتشک اور سوزاک کی خوشخبری روح القدس نے پہنچائی ساراجسم سڑ گیا - پادری صاحب نے معلوم کیا - جاکر قسم دلائی کہ سچ کہدو منشی جی انجیل ہاتھہ مین لیکر قسم کھائی کہ مین پاک ہون - پادری بیچارہ چپ ہورہا اوس زمانہ مین بی سانولی مردانہ لباس پہنکر منشی جی کے سر پر عشق تماشے کو بنگلہ پر آیا کرتے جسکو کسی نے نہین پہچانا ایکروز شام کے وقت پادری صاحب نے سانولی کو دیکھکر منشی جی سے پوچھا کہ یہہ کون آدمی ہے حضرت نے کہا کہ جناب عالی یہہ میرے چچا ہین - واہ معقول ایکا نسبت دی ہے - مگر تین روز بعد کسیطرح چوکیدار کو یہہ بھید معلوم ہوگیا وہ تاک مین تھا جب سانولی آئی جھٹ پکڑ لیا - بہتیرا منشی جی نے ہاتھہ جوڑی مگر وہ توجعلی سکون کے باعث پہلے ہی جلا بھنا تھا ایک نہ مانی اور کہا کہ ابتو چچا ہی بناکر چھوڑ دنگا - قصہ کوتاہ دونون عاشق و معشوق پادری صاحب کے روبرو پیش کئے گئے جہان سے حکم ہوا کہ اسی وقت احاطہ مشن سے باہر نکال دو چنانچہ نکال دی گئے سانولی نے ساتھہ دیا کچھہ مدت بعد سانولی بھی عیسائی ہوگئے منشی حسن علی سے نکاح کرلیا۔ اب پھر پادریون نے انکا قصور معاف کردیا اور واعظ مقرر کیا ہے - محمد مراد علی بیمار اجمیر -

بقیہ شہادت اسلام

ای صاحب کیا یہہ نیچر نہین ہے کہ جب آپ ایکشخص کو گالیان دینگے تو وہ بھی ویسا ہی جواب آپکو دیگا - زر قلب بہر کس کہ وہی باز دہد - حاشا و کلا - آپ ہم لوگون کی تحریر ملاحظہ کرین ہم لوگ کبھی ایسا نہین کرتے اور اگر کبھی اتفاقاً کسی طفل مکتب سے ایسا ہوا تو وہ قابل صحبت نہین کس عزت سے ہم لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کا نام لیتے ہین یعنے مسیح کیا ہوا اللہ کا وجیہہ ہر دو جہان کا نبی مبارک اور سلام اوپر دن پیدایش اوسکے کے اور جس دن کہ وہ مرے اور جبکہ وہ زندہ ہو - علیہ السلام اور اون کے والدہ ماجدہ کو صدیقہ اور ذی عزت اور

افضل تمام عورات دنیا سے آپ دیکھین قرآن سورۂ
آل عمران - و نسا' - و مائدہ - و مریم وغیرہ -
بیشک امر حق کوئی ہزار مرتبہ پوشیدہ کرے مگر وہ کبھی
پوشیدہ نہین رہتا ہے خود ہی زبان سے نکلتا ہی
وہی صاحبان ذیشان بذات خود مقر ہین اور طرح
طرح کی عبارت سے ترقیان خداداد کو ملفوظ کرتے ہین -
چنانچہ ذاکٹر سیل صاحب تعجب افزا ترقی - و کامیابی
اعظم بلا استعمال شمشیر فرماتے ہین - اور ذاکٹر مجل صاحب
تیز رو افزایش - و وسیع کشادگی و چوڑا پہلا - اور
صاحبان بمبئی تراکت دبک سوسایٹی بلند اقبالی محمدیہ -
مگران ترقیون کو صاحبان موصوفین نسبت کرتے ہین
طرف واقعات ناگہانی و امورات اتفاقیہ و باین طور
و بان طور و بہ چالاکی یعنے کانیا پن کے -
بہت اچھا ہم کہتے ہین ایسا جیسا کہ صحیح ناگہانی و
اتفاقیہ و باین طور و بان طور یا بہ چالاکی - ایک مرتبہ
دو مرتبے - تین مرتبے - یا فرض کرو چار مرتبے کامیابی
حاصل ہوگی - کیا ہمیشہ ہر موقعہ پر اتفاقی و چالاکی سے
ہنین صاحب ہنین - ایسا ہرگز ہنین ہوسکتا ہی بغیر امداد
آسمانی اور بے دستگیری ربانی حسب ارشاد یشعیا باب ۴۲
آیات ۱ و ۶ / یہہ کیونکر ممکن ہے کہ درمیان جنگلے عربون کے
ایک شخص محض بے علم لکھنے پڑہنے سے معذور بر پا کرے
ایک دین اعظم اور بقول آپکے ایک گورنمنٹ اعلی یا ایک
سلطنت وسیع کہ ہر سمت یعنے مشرق سے مغرب اور جنوب
سے شمال تک جسکی حکومت قایم ہوا ور کوئی حصہ جہان
کا جیسا کہ ذاکٹر سیل صاحب متعجب ہین اوسکی اطاعت سے
خالی و باہر نہو اور بے نظیر ہو اپنے زمانہ مین اور آجتک
قریب تیرہ سو سال کے گذرے وہی قانون اور وہی حکومت
موجود ہی - ایسا تعجب افزا کامیاب حصول حاصل کرنا بہ کرد
بہیلہ و شوار اور دشوار اور بلند ہونا اسدرجہ پر محال -
ذاکٹر مجل صاحب فرماتے ہین کہ سر چارلس میپر دا سکندر و
چنگیز خان - و تیمور - و نپولین اور اور بہت سے لوگون نے
تعجب انگیز فتح مندیان حاصل کین کہین زیادہ اون فتح
مندیون سے کہ محمد کو حاصل ہوین تو اونکی فتح مندیان
بنائے مذہب پر اور معجزات سے نہین ہوسکتی ہین - مین
کہتا ہون بیشک بیشک ایسے دانا و بزرگ ذاکٹر مجل صاحب اور
ایسے کا بنیاد مثال کیا ہتین کل ترقیان حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی بزور تلوار یا کوئی اور بھی صورت افزایش
اسلام کی تھی ملاحظہ فرماوین تحریر ذاکٹر سیل کیا تھا
ان دلاور فتح مندون کا باپ اسماعیل ساکن دشت
فاران - جسکو آپ پاران کہتے ہین جس جگہہ سے کہ نور خداوند
کریم کا روشن ہوا ہمراہ دس ہزار مقدسین کے بشریعت
آتش بار - یا ہین اونہین لوگ گلہ قیدار کے یا بڑے بنایاث
جو کہ بیت اللہ شریف پر بجوش دقتی و قبولیت آئی -
اور مذبح پر اوسکے کھڑے ہوگئے اور اوس گھر کی خدمتگذاری
بدل و جان کرنے لگے اور جناب باری نے اپنے گھر کو جلال
بخشا - ذاکٹر جوزف اون صاحب فرماتے ہین کہ میندہیان
گلہ قیدار کی اور بکریان بنایاث کی جروشلم مین واسطے
قربانی کے لاسجایا کرتی تھین - مین صاحب موصوف سے
معافی مانگتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ ایسا کبھی بھی ہوا ہے
آپ توریت مقدس سے ثبوت دیوین - اور کیا میندہیان

اور بکریان گھر کی خدمت بھی کیا کرتے ہین - کیا دنیا مین
کبھی ایسا ہوا ہے - انجیل مین یہ نشان حضرت مسیح خدا کا بکرا
تحریر ہے کہا اس سے اونکو حقیقت مین بکرا سمجھنا چاہئے
کتاب پیشین گوئی یشعیا صفحہ ۴۲۹ سنہ ۱۸۶۹ عیسوی -
کیا تھین اون لوگون کی والدہ خاتون ہاجرہ طور سینائی
عرب جو کہ جواب دیتے ہین جروشلم کو اور خداوند کریم کے
معاہدہ مین ہین - کیا ہے اون لوگون کا باپ اسماعیل
جسکا ہاتھ کہ ہر ایک کے مخالفت مین ہے اور ہر ایک کا اوسکی
جیسا کہ ہمارے اور آپکے درمیان آج ہی کیا تھا یہہ اقرار جناب
باری کا واسطے اون کے کہ بنا دونگا مین اوسکو ایک قوم
وامت عظیم دوسرون سے بڑی کہا تہی والدہ اونھون کی
خاتون ہاجرہ جس سے کہ ہمکلام ہوا جناب باری دنیا مین
سب سے اول اور اقرار کیا افزایش اولاد اوسکے کا کہ شمار سے
باہر اور بزرگ و برتر ہووے تھا مس اسکاٹ صاحب اپنی
تفسیر مین فرماتے ہین کہ جو ہم کلام ہوا تھا ساتھ ہاجرہ کے
وہ فرشتہ تھا مین کہتا ہون ہان وہ خداوند تھا دیکھو
آیت ۱۳ باب ۱۶ کتاب پیدایش - یہہ معاملہ ویسا ہی
تھا جیسا کہ ابراہیم اور موسی کے ساتھ ہوا تھا - اور جناب باری نے
حضرت ابراہیم سے اسماعیل کا اور اسحاق کا وعدہ کیا تھا -
کیا تھے اون لوگون کے بارہ باپ بارہ شہزادے اپنے اپنے
قلعون کے - مین یقین کرتا ہون کہ عالم ڈاکٹر مچل صاحب
فرماوینگے کہ - نہین - پھر اگر ایسا نہین تو کیا تشبیہ
درمیان مین اون لوگون کے اور محمد کے - مین خاص واسطے اپنے
اللہ پاک سے دعا مانگتا ہون اللہ پاک مجھکو توفیق نیک
دیوے کہ مجھسے کلام دشنام آمیز شان مین کسی بزرگ کے اور
اون لوگون کے جنہون نے واسطے تحقیقات امر حق کے
قلم اپنا اوٹھایا ہے نہ نکلین اوسکا مضایقہ نہین کرونگا
لوگ کسی مذہب پر ہون - اگر ہدایت ازلی مقدر ہے تو
حق اونکے دلون مین مفصل ہو جاویگا اور خود اوسکے طرف
غور کرینگے - عرض میری فقط اسیقدر ہے کہ اثنائے بحث
آپ ایسا تقریر مادین کہ مین یہہ کہتا ہون - یا اسطرح کہونگا
یا کہ مجھکو اوسکی کچھ پروا نہین یا مین سمجھتا ہون یہہ ایسا ہے
یا اسکی اصطلاحی معنے یہہ ہین اور اوسکے لغوی معنے یہہ
ہین - شہزادہ کو - شیطان مسیح کو ملعون یا حیوان غیر
ذی روح اور مسیح کا دوزخ مین رہنا - یا وہ گھوڑا
بیل ہے - یا وہ بیل مینڈھی ہے - یا وہ مینڈھی گائی ہے
نہین صاحب آفتاب بیشک آفتاب ہونا چاہئے اور ماہتاب
بیشک ماہتاب دن دن اور رات رات - کلام پاک خدا کے
پاک کا دیکھو صفحہ ۱۹-و-۲۰ ر - جناب باری نے فرمایا اے
ابراہیم واسطے فتنہ غلغلہ کے یہہ معاہدہ میرے اور تیرے درمیان
واسطے اولاد تیرے کے ابدالآباد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قایم
رہیگا - جو کوئی اوسکو ترک کریگا تو اوسکو اپنی اولاد سے
خارج کر - اور پھر یہہ حکم ہرگز منسوخ نہین ہوا - مگر آپ
لوگ کہتے ہین ختنہ کرنا کیا فائدہ یا اگر ختنہ کیا جاوے تو یہہ
کا آنا لاحاصل ہے یا ختنہ دل کا کافی ہے - یا اسطباغ آیا
ختنہ گیا - واہ صاحب واہ کیا دل اور غلغلہ دونون
برابر ہین - اور یہہ تاویلات تو ایک طرف حضرت مسیح
علیہ السلام خود مختون تھے غلغلہ سے اور حضرت پولوس نے
طلطاؤس کا ختنہ کیا تھا اور حضرت ممدوح نے تو کہیں ایسا
مین کچھہ نہین فرمایا اور جو فرمایا ہے تو اوس سے بثوت جواز نہ ثابت ہوتا ہے

مطبع مجرالاسلام بنگلور مین محمد حریف کے اہتمام سے چھپا -